میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
Hizb ut Tahrir

پیر، 15 ذی القعدہ، 1441ھ | 06/07/2020 | نمبر: 1441/76

پریس ریلیز

خلافت کی عدلیہ اور معاشرتی نظام تلے ہی پاکستان کی طلبات محفوظ اور صاف ماحول میں تربیت پائیں گی

30 جون 2020 کو لاہور کے ایک نجی اسکول نے اپنے کچھ ملازمین کو طالبات کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کے الزام پر ملازمت سے برطرف کر دیا۔ اب یہ معاملہ جنسی ہراسگی سے بڑھتا بڑھتا طلبہ کے ساتھ ہونے والی عام زیادتیوں تک پھیل گیا ہے۔ یقیناً اساتذہ کی بھاری اکثریت اچھی شخصیات کی حامل ہیں لیکن پاکستان میں جس صورت میں تعلیم فراہم کی جارہی ہے وہ کچھ افراد کو یہ موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ اپنے طلبہ کے ساتھ انتہائی غیر مناسب اور کرپٹ رویہ اختیار کریں۔ شکایات کے تدارک کے لئے مؤثر نظام کی عدم موجودگی اور انتظامیہ کی جانب سے چند کرپٹ عناصر کی ساکھ بچانے کی کوشش، کمزور اور مظلوم کو خطرے سے دوچار کر دیتی ہے۔ اسکول کی چار دیواری کے باہر غیر موثر عدلیہ اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ مظلوم افراد طویل عرصے تک مالی اور ذہنی تکلیف میں مبتلا رہیں کیونکہ مقدمات کی سماعت کئی کئی سال تک چلتی رہتی ہے۔ لہٰذا تعلیمی اداروں میں موجود کرپشن اور عدالتی کارروائی کی تکلیف سے بچنے کے لیے کئی مظلوم خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور اس طرح ظلم کو تقویت ملتی ہے اور وہ پھلتا اور پھیلتا رہتا ہے۔

اے پاکستان کے مسلمانو! اسلام نہ صرف زیادتی کے جرم پر سزا دیتا ہے بلکہ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ زیادتی کے واقعات ہونے ہی نہ پائیں۔ اسلام حیاء کی ترویج کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایسے قوانین دیتا ہے جو ایسی صورتحال کی روک تھام کرتے ہیں جس میں زیادتی کے واقعات ہوتے ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جب دنیا بھر میں جنسی ہراسگی کے واقعات میں اضافہ ہورہا ہے تو حیاء اور اسلامی قوانین اہم ترین ضرورت بن چکے ہیں۔ خلافت میں مرد و عورت کے آزادانہ میل جول اور مخلوط مجالس کی اجازت نہیں ہوگی کیونکہ اسلام بنیادی طور پر مرد و خواتین کو علیحدہ علیحدہ رکھتا ہے۔ مرد و خواتین کسی ایسے کام کے لیے جمع ہوسکتے ہیں جس کی اسلام نے اجازت دی ہو لیکن اس دوران بھی ان کا ایک دوسرے کے ساتھ طرز عمل دوستوں جیسا نہیں بلکہ رسمی ہونا چاہیے۔ اسلام مرد و عورت کے درمیان خلوت کی ممانعت کرتا ہے تاکہ ان کے درمیان قریبی تعلق پیدا نہ ہو۔ اس کے علاوہ اسلام میں عورت کو ایک ایسی عزت کے طور پر دیکھا جاتا ہے جس کا ہر صورت تحفظ کیا جاتا ہے اور مرد کی خوشی کے لیے اس کا استحصال نہیں کیا جاسکتا۔

خلافت کی واپسی کرپٹ مغربی سیکولر اقدار کے خاتمے کا باعث بنے گی جس کو ہمارے معاشرے پر مسلط کیا جارہا ہے۔ یہ مغربی سیکولر اقدار ہمارے خاندانی اقدار ختم کرنے کے درپے ہیں اور ہمیں ایسے معاشرتی مسائل میں دھکیل رہے ہیں جو اس وقت مغربی معاشروں میں عام ہیں۔ خلافت میں تعلیمی نصاب اور میڈیا پالیسی ایک ایسے معاشرے کی تعمیر کرے گی جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو خوشی کا ذریعہ سمجھے اور اس کے لیے اپنے تمام اعمال کو قرآن و سنت کا پابند بنائے۔ اس طرح معاشرے میں تقویٰ کا ایسا ماحول پیدا ہو گا جو گناہوں سے حفاظت کا باعث بنے گا۔

اگر ان تمام اقدامات کے بعد بھی زیادتی کا کوئی واقع رونما ہو گا تو زیادتی کرنے والے پر تعزیر کے قوانین لاگو ہوں گے جس میں عزت اور ذہن کو نقصان پہنچانا بھی ہے۔ تعزیر کی سزا ان مقدمات پر لاگو ہوتی ہے جہاں ایسا عمل اختیار کیا گیا ہو جو حیاء سے متصادم ہو جس میں بے عزتی کرنا، ہراساں کرنا اور ذہنی تشدد بھی شامل ہیں۔

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحی کی بنیاد پر حکمرانی کا دور تھا تو خلافت کی عدلیہ فوری اور بے مثال انصاف کی فراہمی کے لیے دنیا بھر میں مشہور تھی۔ صرف نبوت کے نقش قدم پر خلافت کی واپسی ہی مرد اور عورت کے درمیان باہمی عزت اور ان کے درمیان اچھے اعمال کی انجام دہی میں تعاون کو یقینی بنائے گی، اور ایک مضبوط، مستحکم اور ظلم سے پاک معاشرے کی تعمیر کرے گی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، وَالْمُؤمِنونَ وَالْمُؤمِناتُ بَعضُهُم أَولِياءُ بَعضٍ ۚ يَأمُرونَ بِالمَعروفِ وَيَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ وَيُقيمونَ الصَّلاةَ وَيُؤتونَ الزَّكاةَ وَيُطيعونَ اللَّهَ وَرَسولَهُ ۚ أُولٰئِكَ سَيَرحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزيزٌ حَكيمٌ "اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے" (التوبۃ، 9:71)۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

ویب: www.hizb-pakistan.com | انسٹاگرام: https://instagram.com/HTmediaPAK01 | ای میل: HTmediaPAK@gmail.com
فیس بک: https://Facebook.com/HTmediaPAK04 | ٹویٹر: http://Twitter.com/HTmediaPAK
پوڈکاسٹ: https://anchor.fm/HTmediaPAK | واٹس ایپ نمبر: +967 713 645 449
حزب التحریر آفیشل ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.org
حزب التحریر میڈیا آفس ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.info